سوال

(295) بہن کا اپنے حقیقی بھائی کو دودھ پلانا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مسماۃ کلثوم نے اپنے حقیقی بھائی زید کو دودھ پلایا پھر کلثوم نے نکاح ثانی کیا کلثوم کا بیٹا بکر زید کی بیٹی فاطمہ کے ساتھ نکاح کر سکتا ہے یا نہیں ؟ بینوا جروا!

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!
الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اگر صورت مسئولہ میں بکر نکاح ثانی سے پیدا ہوا ہے تب تو فاطمہ کا نکاح بکر سے درست ہے اس وجہ سے کہ پہلے اور دوسرے دودھ میں باہم مشارکت نہیں ہے ۔

"قال فی فتح القدیر : "لو تزوجت برجل وہی ذات لبن لآخر قبلہ فارضعت صبیۃ فانہا ربیبۃ للثانی و بنت للاول فیحل تزوجہا با بناء الثانی "[1]

(فتح القدیر میں ہے اگر اس عورت نے ایک آدمی سے شادی کی اس حال میں کہ وہ اس (شوہر) سے پہلے کسی اور سے دودھ والی تھی پس اس نے ایک بچی کو دودھ پلایا تو وہ دوسرے کی ربیبہ اور پہلے کی بیٹی ہوئی لہٰذا اس لڑکی کا نکاح دوسرے شوہر کے بیٹوں سے حلال اور جائز ہے)

اگر بکر نکاح اول سے پیدا ہوا ہے تو دونوں کا نکاح نادرست ہے کیونکہ بکر زید باہم رضاعی بھائی ہیں اور فاطمہ رضاعی بھتیجی ہے اور رضاعی بھتیجی سے نکاح ناجائز ہے ۔

لقولہ تعالیٰ : وَبَنَاتُ الأَخِ (اور بھتیجیاں) اي وحرمت علیکم وَبَنَاتُ الأَخِ (النساء 23)(اور بھانجیاں)

ولقولہ علیہ الصلاۃ والسلام : (یحرم من الرضاعۃ ما یحرم من النسب او من الولادۃ"[2](رواہ الشیخان)

واللہ اعلم وعلمہ اتم واحکم

(دودھ پینے سے وہ رشتے حرام ہو جاتے ہیں جو نسب سے یا ولادت سے حرام ہوتے ہیں) (حررہ محمد ایوب الاسرائیلی عاشر ذی الحجۃ)

جب کلثوم نے زید کو دودھ پلایا تو کلثوم زید کی رضاعی ماں اور زید کلثوم کا رضاعی بیٹا اور فاطمہ کلثوم کی رضاعی پوتی ہوگئی اور بکر (خواہ کلثوم کے نکاح اول سے پیدا ہوا نکاح ثانی سے ہر صورت میں) کلثوم کا بیٹا اور زید کا رضاعی بھائی اور بھتیجا فاطمہ کا رضاعی چچا اور فاطمہ اس کی رضاعی بھتیجی ہوگی اور جب فاطمہ ہر صورت میں بکر کی رضاعی بھتیجی ہوگئی تو بکر کا نکاح فاطمہ سے کبھی درست نہیں ہو سکتا اس لیے کہ جس طرح نسبی بھتیجی محرمات ابدیہ سے ہے اسی طرح رضاعی بھتیجی بھی محرمات ابدیہ سے ہے لقولہ تعالیٰ وَبَنَاتُ الأَخِ النساء 23)

(اور بھتیجیاں تم پر حرام ہیں)

((یحرم من الرضاعة ما یحرم من النسب))[3](رواالشیخان)

(دودھ پینے سے وہ رشتے حرام ہوجاتے ہیں جو نسب سے حرام ہوتے ہیں)

فتح القدیر میں جس صبیہ سے زوج ثانی کے ابناء کا نکاح حلال بتایا گیا ہے صحیح ہے اس لیے کہ اس صورت میں صبیہ مذکورہ اور ابنائے زوج ثانی میں کوئی رشتہ یا رضاعی موجود نہیں ہے بخلاف صورت سوال کے کہ اس میں درمیان فاطمہ اور بکر کے رضاعی رشتہ موجود ہے کہ فاطمہ بکر کی رضاعی بھیجتی ہے جو محرمات ابدیہ سے ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ کتبہ: 20/ذی الحجہ 1331ھ)

---

[1]۔فتح القدیر لابن الھمام (3/448)

[2]۔ صحیح البخاری رقم الحدیث (2502) صحیح مسلم رقم الحدیث (447)

[3] حوالہ بالا۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

مجموعہ فتاویٰ عبداللہ غازی پوری

کتاب النکاح، صفحہ: 496

محدث فتویٰ